Punjab Population Innovation Fund | BISP | POPULATION COUNCIL Ideas. Evidence. Impact.

THE GLOBAL GOALS For Sustainable Development — 1 NO POVERTY

# پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ

## ضلع رحیم یار خان میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کی پسماندہ ترین خواتین کے لیے خاندانی منصوبہ بندی کی معیاری خدمات تک رسائی کا جدید منصوبہ

### غربت کے خاتمہ کے عالمی دن کے موقع پر وزیر اعلیٰ پنجاب
## سردار عثمان بزدار کا خصوصی پیغام

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ غربت ایک سماجی مسئلہ ہے اور غربت کا خاتمہ بنیادی انسانی حقوق میں شامل ہے۔ غربت بلاشبہ صحت، تعلیم، خوراک اور پینے کے صاف پانی جیسے معاشرتی اور معاشی حقوق سے متعلق انسانی تحفظ کے تمام پہلوؤں پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس سے انسانی وقار بھی مجروح ہوتا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ غربت، آبادی میں اضافہ اور پائیدار ترقی کا حصول ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ ہیومن ڈویلپمنٹ انڈیکس میں بہتری لانے اور پائیدار ترقیاتی اہداف کے حصول کیلئے غربت پر قابو پانا وقت کا تقاضا ہے۔ پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے اور بڑھتی ہوئی انسانی تعداد وسائل کی تقسیم پر براہ راست اثر انداز ہو رہی ہے اور غربت کے خاتمے کیلئے حکومتی کوششوں کو متاثر کر رہی ہے۔ پنجاب میں پاکستان کی نصف آبادی رہتی ہے اور موجودہ شرح معاشی ترقی کو گھٹا رہی ہے۔

آج جب اقوام عالم غربت کے خاتمے کا عالمی دن منا رہی ہے، اس موقع پر ہم پاکستان میں غربت کو کم کرنے کیلئے کئے جانے والے اقدامات پر موثر انداز میں عملدرآمد کرنے کے عزم کی تجدید کرتے ہیں۔ ہماری حکومت صوبے میں آبادی کی منصوبہ بندی کیلئے زیادہ سے زیادہ وسائل کی فراہمی کیلئے پُرعزم ہے اور یہ اقدامات ہماری ترجیحات میں شامل ہیں اور اس ضمن میں وفاقی سطح پر ٹاسک فورس بھی تشکیل دی گئی ہے۔

میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ نے خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات تک رسائی کو آسان و بہتر بنانے کیلئے نئے پروگرام کا آغاز کیا ہے اور اپنی نوعیت کا یہ پروگرام ضلع رحیم یار خان کی دور دراز اور پسماندہ تحصیلوں میں شروع کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعے انسانی ترقی کو ہم آہنگ کرنے کیلئے یہ منفرد اور مثبت قدم ہے جس کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوں گے۔ غربت سے متعلقہ مسائل میں کمی لانے کیلئے موثر اقدامات اور ٹھوس حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا اور موجودہ حکومت کو غریب آدمی کے مسائل کا پورا ادراک ہے اور ہماری حکومت نے غربت میں کمی کیلئے کئی پروگرامز شروع کئے ہیں۔ غریب لوگوں کی حالت زار میں بہتری لانا حکومتی ترجیحات کا حصہ ہے۔ ہمیں اس امر کا اعادہ کرنا ہے کہ غریب لوگوں کی فلاح و بہبود کے ہر ممکن وسائل بروئے کار لائے جائیں گے اور ہماری حکومت نئے پاکستان کے ویژن کے مطابق شہریوں کو یکساں مواقع فراہم کرنے کیلئے اقدامات جاری رکھے گی تاکہ وہ ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا موثر کردار ادا کر سکیں۔

## جنوبی پنجاب میں خوشحالی لانے اور آبادی پہ قابو پانے کے لئے سہ فریقی اشتراک

1993ء سے غربت کے خاتمے کا عالمی دن ہر سال 17 اکتوبر کو منایا جاتا ہے، اس دن اقوام متحدہ کی قرارداد غربت اور اس کی جملہ اشکال کی بیخ کنی کے لیے آگاہی بڑھانا مقصود ہوتا ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ 2015ء کے بعد غربت کے تدارک کو عالمی ترقیاتی اہداف میں اوّلین ترجیح دی گئی ہے۔

MICS سروے کے مطابق غربت کا شرح پیدائش کے ساتھ بلواسطہ تعلق ہے۔ کم خوشحال گھرانوں میں بچوں کی شرح پیدائش زیادہ ہے اور جیسے کہ غریب ترین طبقہ میں 49 فیصد شرح پیدائش ہے۔ اس ضمن میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ نے ضلع رحیم یار خان کے پسماندہ طبقہ کی فلاح و بہبود کے لیے ایک جامع اور جدید نوعیت کا پراجیکٹ متعارف کروا رہا ہے اس پراجیکٹ کے تحت بی آئی ایس پی سے مستفید ہونے والی شادی شدہ خواتین (جن کی عمر 15 سے 49 سال کے درمیان ہے) کو بلا معاوضہ مانع حمل کی خدمات بہم پہنچائیں جائیں گی علاوہ ازیں، بی آئی ایس پی سے متعلقہ مدر ایمپیسڈرز کی تربیت بھی کی جائے گی جو کہ اول الذکر کے گھر گھر جا کے خاندانی منصوبہ بندی کی معلومات دیں گی۔ پی پی آئی ایف کے قیام کا مقصد مانع حمل استعمال میں اضافہ اور عوام بالخصوص خواتین میں پائے جانے والی مذکورہ بالا ضرورت کو پورا کرنا ہے۔ FP2020 اور SGD-2030 کے اہداف کے حصول کے ساتھ ساتھ علاوہ ازیں فنڈ کا مقصد خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات 36 اضلاع میں متوسط بالخصوص غرباء تک پہنچانا ہے اس منصوبے کے تحت، قریباً اسّی ہزار اہل خواتین کو مفت مانع حمل خدمات بہم پہنچائیں گے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ مقامی لوگوں کے ذریعے (جس میں مدر ایمبسڈرز، سماجی کارکن اور لیڈی ہیلتھ ورکرز شامل ہیں) خواتین کو معلومات دی جائیں گی اس کے ساتھ ساتھ قریب ترین کلینکس تک آمدورفت کے اخراجات بھی ادا کیے جائیں گے۔

## "تعلیم ضبطِ تولید کا بہترین ذریعہ ہے"

### غربت کے خاتمے کے عالمی دن کے موقع پر بہبود آبادی کے صوبائی وزیر کرنل (ر) ہاشم ڈوگر سے خصوصی گفتگو

**س: آبادی میں تیزی سے اضافے کا پنجاب میں انسانی ترقی پر کیا اثر پڑ رہا ہے؟**

ج: گیارہ کروڑ نفوس کے ساتھ، پنجاب میں پاکستان کی نصف آبادی بستی ہے جو اب 200 ملین سے تجاوز کر چکی ہے اور 2030 میں یہ آبادی 280 ملین تک پہنچ جانے کا احتمال ہے، تعلیم اور صحت ہو یا پانی کی دستیابی، حکومت کے محدود وسائل کی وجہ سے انسانی ضروریات کی بڑھتی ہوئی مانگ کا پورا کرنا ایک جوئے شیر لانے کے مترادف ہے اور یہ ترقیاتی اہداف کے حصول میں رکاوٹ ڈالے گا۔

اس لیے ضروری ہے کہ آبادی اس خطرناک شرح پیدائش کے مضمرات کے بارے میں عوام کو نہ صرف آگاہ کیا جائے بلکہ شعور بھی دیا جائے۔

ہماری حکومت کے ایجنڈے میں آبادی کی تنظیم کو زیادہ اہمیت حاصل ہے جیسا کہ وزیراعظم پاکستان کے بیانات سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ آبادی پر مشتمل ٹاسک فورس نے سفارشات کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے اور ہم ان میں سے ہر ایک میں مثبت پیشرفت کر رہے ہیں۔

**س: آپ کی حکومت آبادی کے انتظام اور ترقی کی طرف اہم فوائد حاصل کرنے کو کس طرح یقینی بنا رہی ہے؟**

ج: میری حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ صوبہ پنجاب میں ہر گھر کو خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات دستیاب ہوں۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے صوبہ پنجاب میں آبادی کی منصوبہ بندی کے خواب کو حقیقی بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ مالی وسائل مختص کیے ہیں۔ پی پی آئی ایف نے پسماندہ علاقوں کے افراد کے لیے خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے ایک تجرباتی منصوبے کا نفاذ کیا ہے جس کے ذریعے معلومات سے متعلقہ رکاوٹوں کو کم کر کے بی آئی ایس پی کے مستحقین کو خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات تک رسائی کو ممکن بنایا جائے گا۔ ان خواتین کو نقل و حمل کے لیے مالی معاونت کی جائے گی۔ پی پی آئی ایف ایسے جدید ماڈلز کو ڈیزائن کرنے اور تجرباتی طور پر نافذ کرنے میں مہارت رکھتا ہے جو خاندانی منصوبہ بندی کی معلومات اور خدمات کو بہتر بنانے کے لیے پبلک سیکٹر پروگرامنگ کی تکمیل کر سکتا ہے۔ میں انتہائی پُرامید ہوں کہ اس تجرباتی ماڈل کے کامیاب نفاذ سے پورے پنجاب میں اس ماڈل کو نافذ کرنے کی راہ ہموار ہوگی اور ہمیں بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانے میں آسانی ہوگی۔

**س: اس کے علاوہ جدید منصوبہ بندی کے لیے پی پی آئی ایف کیا کردار تجویز کرتے ہیں؟**

ج: مجھے یقین ہے، پنجاب کے عوام کو پی پی آئی ایف سمیت تمام پلیٹ فارمز کے ذریعے معلومات دینی چاہئے، آبادی کے مضمرات سے عوام کو آگاہ کرنا ضروری ہے کیونکہ آبادی میں غیر مربوط بڑھوتی سے اس کے وسائل کو اور ملک کے مستقبل کو خطرات لاحق ہیں۔ ہم ذرائع ابلاغ عامہ کے موثر استعمال سے لوگوں میں شعور پیدا کرنے کی مہم شروع کر رہے ہیں جس میں عوامی اجتماع کے مقامات پر موثر ابلاغی پیغامات کی تشہیر کے ذریعے لوگوں کا شعور بیدار کیا جائے گا۔ عوام کو بیداری مہم میں شامل کرنے کا ایک اور نیا طریقہ یہ ہے کہ آبادی اور جرائم کے مابین ربط کے بارے آگاہی پیدا کی جائے اس حوالے سے ہم پنجاب میں 700 سے زائد پولیس اسٹیشنوں کو ذمہ دارانہ والدین اور خاندانی منصوبہ بندی کے فوائد کی تشہیر اور ترویج کے شامل کرنے کے منصوبے پر کام کر رہے ہیں۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ مانع حمل اشیاء کی فراہمی آسان ہونی چاہئے۔

**س: شرح پیدائش کو کم کرنے کے لیے حکومت پنجاب کیا اقدامات اٹھا سکتی ہے؟**

ج: پنجاب سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے، ہمارے ملک کی آدھے سے زیادہ آبادی پنجاب میں بستی ہے اس لیے یہ صوبہ ہماری حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے جیسا کہ اس کی مثال وزیراعظم ٹاسک فورس کا قیام ہے، میں بڑھتی ہوئی آبادی اور اس کی سنگینی کا ادراک رکھتا ہوں اور ایسے ممالک جن کو ایسے مسائل کا سامنا تھا جیسا کہ چین، ایران، بنگلہ دیش، وغیرہ کے تدارک سے فائدہ اٹھا سکیں گے اس مقصد کے لیے، ہماری پالیسیاں نوجوانوں کے مسائل پر مرکوز رہیں گی۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ انہیں قومی تعمیر کے بارے میں اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں جس میں خاندانی حجم کے بارے میں باخبر فیصلے کر سکیں۔